ترجمۃ الحدیث

محرم الحرام، اس کی عظمت اور ماتم کی شرعی حیثیت

((عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل)) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی ہے۔

مذکورہ حدیث میں اللہ کی طرف مہینے کی نسبت اس کے شرف وفضل کی علامت ہے۔ جیسے بیت اللہ' ناقۃ اللہ وغیرہ ہیں۔ محرم الحرام چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور اسی ماہ محرم سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے۔ باقی حرمت والے تین ماہ یہ ہیں' رجب' ذوالقعدہ اور ذی الحجہ۔ ماہ محرم کو یہ امتیازی فضیلت حاصل ہے کہ رمضان کے بعد اس ماہ کے نفلی روزوں کو دیگر نفلی روزوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ بالخصوص دس محرم کے روزے کی حدیث میں یہ فضیلت آئی ہے کہ یہ ایک سال گذشتہ کا کفارہ ہے۔ اس روز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً روزہ رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہودی بھی اس امر کی خوشی میں کہ دس محرم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تھی' روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے دس محرم الحرام سے ایک دن قبل یا بعد روزہ رکھو۔ یعنی ۹ محرم الحرام اور ۱۱ محرم الحرام کو روزہ رکھیے تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تعلق بھی واضح ہو اور یہودیوں کی مخالفت بھی۔ لیکن افسوس کہ اس مسنون عمل کو چھوڑ کر بعض مسلمانوں نے محرم کے ان دنوں کو ماتم اور دیگر مذموم رسومات کے لیے مقرر کر لیا ہے۔ حالانکہ ان رسومات کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بالخصوص جاہلیت کی رسم ماتم اور نوحہ کرنا نیز سینہ کوبی کی قبیح رسم سے بار ہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ ((لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ)) (بخاری ومسلم)

''جو ماتم کرتا ہوا اپنے رخسار اور منہ پیٹے' گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح پکارے وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۔ ((انا بری ممن حلق و صلق و خرق)) (بخاری و مسلم)

''میں اس سے بیزار ہوں جو مصیبت میں سر کے بال منڈوائے یا بلند آواز سے روئے یا کپڑے پھاڑے۔

۳۔ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نوحہ کرنے والی عورت اور سننے والی عورت دونوں پر لعنت کی ہے۔ (ابوداؤد)

فرمایا: ((ثنتان فی الناس هما کفر الطعن فی النسب والنیاحة علی المیت))(مسلم)

● یعنی دو باتیں مسلمانوں میں کفر ہیں۔ نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔ حقیقت میں ماتم کی رسم جاہلیت کی رسومات میں سے ایک رسم ہے' جس کو دیگر رسومات کے ساتھ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ختم کر دیا تھا۔ لیکن آج بعض لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی آڑ میں ہر سال محرم الحرام میں اس کو زور و شور سے زندہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہیں اور قرآن کے فرمان کے مطابق وہ زندہ ہیں اور زندوں کے متعلق رونا' واویلا کرنا' نوحہ اور ماتم کرنا شہادت کے مرتبہ کی توہین ہے۔ جس کی تمنا خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی اور صحابہ کرام بھی شہادت کی موت کی تمنا کرتے رہے۔ اگر یوں شہیدوں کے ماتم کی اجازت ہوتی تو سال بھر کے دنوں میں ہمارا کوئی دن بھی ماتم سے خالی نہ ہوتا۔ کیونکہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جتنی قربانیاں مسلمانوں نے دی ہیں' اتنی قربانیاں کسی قوم نے اپنے مذہب کی حفاظت کے لیے نہیں دیں۔ اگر تاریخ پر سرسری نظر دوڑائی جائے تو سال بھر میں کوئی ماہ' کوئی ہفتہ بلکہ کوئی دن ایسا نہیں ہوگا جس میں شہادت کا کوئی واقعہ یا رنج والم سے بھرپور کوئی سانحہ پیش نہ آیا ہو۔ اگر اسلام میں ماتم کی اجازت ہوتی تو ہم بارہ ربیع الاول کو ضرور ماتم کرتے کیونکہ اس دن مسلمان کائنات کی سب سے بڑی شخصیت (اللہ کے بعد) کے وجود مبارک سے محروم ہو گئے تھے اور سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں مدینہ پر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اگر ہمیں ماتم کی اجازت ہوتی تو یکم محرم الحرام کو ضرور ماتمی مجلس برپا کرتے۔ کیونکہ اس دن خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ جن کے دور میں بائیس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کیا جا چکا تھا اور ہر طرف اسلام کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اگر ہم سوگ منا سکتے تو پھر اٹھارہ ذوالحجہ کو ضرور سوگ مناتے کیونکہ اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ جن سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔ لیکن اسلام میں ماتم اور نوحہ وغیرہ کی کوئی اجازت نہیں۔ اس لیے بڑی بڑی شخصیات کے ایام سوگ کے ساتھ نہیں منائے جاتے' لہٰذا ہمیں ایسے مواقع پر اسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا چاہیے تاکہ ہم کم از کم مسلمان ہونے کا ثبوت پیش کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کا فہم وشعور اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔